جنرل مرزا اسلم بیگ*

پاک افغان مفادات

ہماری منزل اور قومی مفادات مشترک ہیں"......ملا عمر

2001میں جب امریکہ نے افغانستان پر مصائب والم (Shock and Awe) کے پہاڑ ڈھائے اور قبضہ کرلیا تو اس وقت ملا عمر نے پاکستان کو پیغام بھیجا تھا کہ آپ نے ہمارے خلاف جنگ میں ہمارے دشمنوں کا ساتھ دیا ہے لیکن اس کے باوجود ہم پاکستان کو اپنا دوست سمجھتے ہیں کیونکہ ہمارے قومی مفادات اور منزل مشترک ہیں۔ان الفاظ کے بہت گہرے معنی ہیں جن کو سمجھنے کیلئے باریک بینی سے تجزیہ کی ضرورت ہے تاکہ موجودہ بحرانی دور میں ہم کوئی قابل عمل حکمت عملی وضع کرسکیں۔اس تجزیے سے جو پہلا سوال ذہن میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ سوویٹ یونین کی جارحیت کے خلاف افغانیوں کی جنگ آزادی میں بھرپور مدد کے باوجود امریکہ نے افغانیوں سے کیوں پیٹھ پھیر لی تھی جبکہ وہ فاتح تھے اور ان کی خودمختاری کے قیام کی مخالفت کی تھی اور اب بھی شدت کے ساتھ یہ مخالفت جاری ہے۔اس کی وجوہات یہ ہیں:

۱۔ سی آئی اے (CIA) اور آئی ایس آئی (ISI) نے اس گوریلا جنگ کی منصوبہ بندی کی جو کہ دنیا کے ستر (70) ممالک سے آئے ہوئے جہادیوں کی مدد سے لڑی گئی تھی۔اس کے سبب افغانستان میں ایک مزاحمتی قوت کا مرکز وجود میں آیا جس نے سپر پاور سوویٹ یونین کو شکست دی جس کے ٹوٹنے کے بعد امریکہ کو بڑے مفادات حاصل ہوئے اور اسے ڈر تھا کہ یہ مزاحمتی قوت کا مرکز اگر قائم رہا تو اس کے مفادات کیلئے خطرناک ثابت ہوگا۔

۲۔ لہٰذا افغانستان میں جہادی قوت کی ترویج اور اسلامی مملکت کے ممکنہ قیام کو مغربی دنیا نے اپنے مفادات کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہوئے اسے محدود کرکے ختم کرنا ضروری سمجھا۔

۳۔ آئی ایس آئی نے دنیا بھر کے جہادیوں کے ساتھ اچھے مراسم قائم کرلئے تھے جس کی وجہ سے

---

* سابق چیف آف آرمی سٹاف

اسے مزاحمت کا طاقت ور ہتھیار سمجھتے ہوئے اس کی طاقت اور اثر و رسوخ کو ختم کرنا ضروری سمجھا گیا تا کہ امریکی مفادات کیلئے وہ خطرہ نہ بن سکے۔

ان اہداف کو ذہن میں رکھتے ہوئے سوویت یونین کی پسپائی کے بعد امریکہ نے مجاہدین کو افغانستان میں شریک اقتدار ہونے سے محروم کر دیا اور دانستہ خانہ جنگی کرائی اور افغانیوں کے مزاحمتی مرکز کو کمزور کیا لیکن تمام ہتھکنڈے ناکام ہوئے کیونکہ 2001 میں جب امریکہ نے افغانستان پر چڑھائی کی تو مزاحمتی قوت پھر سے یکجا ہو گئی جس نے امریکیوں اور نیٹو کو بدترین شکست سے دوچار کیا اور اب صرف 12000 فوجیوں کی مدد سے ایک بار پھر وہ طالبان کو اقتدار میں شرکت کے حق سے محروم کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں جبکہ امریکی ریشہ دوانیوں کے خلاف طالبان متحد ہیں اور مکمل فتح کی خاطر ایک بھرپور اور بامقصد جنگ کا آغاز کر دیا ہے۔

اپنی سازشوں کی تکمیل کیلئے امریکہ نے پاکستانی حکومت کی مدد سے آئی ایس آئی کو افغان جہاد سے وابستہ تمام اہلکاروں سے پاک کر دیا جس سے دنیا بھر کے جہادیوں سے اس کے تعلقات ختم ہو گئے جو آٹھ سالہ طویل مزاحمتی جنگ میں شامل رہے تھے۔ لیکن ان اقدامات سے امریکہ کو خود بڑا نقصان اٹھانا پڑا اس لئے کہ جب امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو 2001 سے 2016 تک کی جنگ میں مدد کی ضرورت پڑی تو آئی ایس آئی معمولی مدد کے قابل رہ گئی تھی۔ امن مذاکرات بھی ناکام ہو گئے اور اب مزاحمتی جنگ کی شدت بڑھتی جا رہی ہے جو طالبان کیلئے فتح کی نوید اور منزل کے قریب ہونے کی علامت ہے۔ بلاشبہ اس وقت افغانستان کی قابل ذکر قوت طالبان ہیں کیونکہ ان کی مزاحمتی قوت کا مرکز ناقابل تسخیر ہے جو افغانستان میں اسلامی مملکت کے قیام کی ضمانت ہے۔

افغان مزاحمتی قوت کا یہ مرکز اپنے اندر ایک مقناطیسی کشش رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ پڑوسی ممالک مثلاً روس، چین، ایران اور وسطی ایشیائی ممالک اسی کشش سے مرعوب ہو کر طالبان کے ساتھ قریبی تعلقات استوار کر رہے ہیں لیکن پاکستان ابھی تک امریکہ کا اتحادی ہونے کے زعم میں مبتلا ہے اور اس حوالے سے ہماری پالیسی تذبذب کا شکار ہے لیکن خوش قسمتی سے امریکہ نے خود پاکستان کے ساتھ اتحادی تعلقات کی بے توقیری کر کے بھارت کیساتھ تعلقات بڑھائے ہیں جس کے سبب قدرت نے ہمیں منفرد فیصلہ کرنے کا ایک سنہری موقع عطا کیا ہے جبکہ بھارت امریکی خواہش پر طالبان کیساتھ دھوکے اور فریب کا کھیل کھیلنے اور طالبان کی بڑھتی ہوئی طاقت کو محدود کرنے کیلئے مکمل طور پر رضامند ہے۔ اب ہمارے راستے جدا جدا ہیں، ہمارا راستہ حق و صداقت اور ایثار و قربانی کا راستہ ہے جو حصول مقصد کا راستہ ہے۔

پاکستان کیلئے مثبت اور باہمت اقدامات اٹھانے کا یہ فیصلہ کن لمحہ ہے۔ آسان سی بات ہے جس پر عمل کرنا بھی نہایت آسان ہے کیونکہ آج پاکستان کو نئے مواقع درپیش ہیں جنہیں نہایت دانشمندی سے استعمال کرتے ہوئے عمل کرنا ضروری ہے مثلاً:

ضرب عضب کے مقاصد پایہ تکمیل تک پہنچنے کے قریب ہیں اس لئے ضروری ہے کہ سرحدوں کی حفاظت کی ذمہ داری قبائلیوں اور اسکاؤٹس کو سونپ دی جائے اور افغان فوجوں کی جانب سے کسی قسم کی سرحدی خلاف ورزی اور حملے کا سخت اور منہ توڑ جواب دینے کی حکمت عملی تیار کرلی جائے۔

اندرون ملک بے گھر افراد (IDPs) کی بحالی کیلئے حکومت کی مدد کی جائے اور سول انتظامیہ کے ذریعے حکومتی رٹ قائم کرنے کے حوالے سے ترجیحی بنیادوں پر کام کیا جائے۔

امریکہ کی جانب سے افغان حکومت کی 12000 فوجیوں کے ذریعے فوجی مدد بڑھانے کا فیصلہ اعتراف شکست ہے اس لئے کہ ماضی کی بدترین شکست کی حکمت عملی کو دہرایا جا رہا ہے یعنی پہلے والی غلطی کو پھر سے دہرایا جا رہا ہے۔ گذشتہ عشرے میں 150,000 امریکی اور نیٹو فوجیوں کے باوجود انہیں طالبان کے ہاتھوں ہزیمت اٹھانا پڑی ہے اور اب افغانستان کی آزادی کی جنگ اس مقام پر آ پہنچی ہے جہاں دنیا کی ایک بڑی طاقت کا غرور خاک میں ملنے کو ہے۔ یہ منظر ہم دیکھیں گے لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے۔ امریکہ کے اس فیصلے کا نتیجہ طالبان کے حق میں ہوگا جن کا عزم پختہ ارادے مصمم اور مقصد سے وابستگی لازوال ہے یعنی اپنے مادر وطن کی آزادی کی جنگ ان کیلئے ایک مقدس فریضہ ہے۔

دانشمندی اور بصیرت سے فیصلہ کرتے ہوئے پاکستان کو حاصل مواقع کی مناسبت سے اقدامات اٹھانے ہوں گے کیونکہ افغانیوں کی مزاحمتی قوت کی کشش نشان منزل کی نشاندہی کرتی ہے اور ہمسایہ ممالک کو اپنی جانب راغب کرتی ہے اسی سوچ کے گرد علاقائی تذویراتی اتحاد بنتا نظر آ رہا ہے جو امن و سلامتی کی ضمانت ہوگا اور بیرونی سازشیں دم توڑ جائیں گی۔

حرف آخر:

کچھ عرصہ قبل تورخم کے بارڈر پر افغان فوج نے کسی کی شہ پر بلا اشتعال پاکستان پر حملہ کیا۔ پاکستانی فوج نے جوابی کاروائی کرکے اس سازش کو افغان سرزمین ہی پر دفن کر دیا تاکہ پاکستان کے خلاف دوسرا محاذ کھولنے کی کوئی جرات نہ کر سکے۔